بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاسق اور گمراہ کی اقتدا میں نماز کا حکم

فاسق کی تعریف: جو گناہ صغیرہ پر اصرار کرے یا گناہ کبیرہ کرے وہ فاسق ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

بدمذہب کی تعریف: امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا:

''هُوَ مَنْ خَالَفَ فِي الْعَقَائِدِ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ مِمَّا كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَالْمُرَادُ بِهِمْ فِي الْأَزْمِنَةِ الْمُتَأَخِّرَةِ إِمَامَاهَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو مَنْصُورٍ الْمَاتُرِيدِيُّ وَأَتْبَاعُهُمَا۔''

ترجمہ: ''بدمذہب وہ ہے جو عقائد میں اہل سنت کے موقف کی مخالفت کرے یعنی وہ موقف جس پر نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب اور اُن کے بعد والے ہوں۔ اور آخری زمانوں میں اہل سنت سے مراد امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی اور اُن کی پیروی کرنے والے ہیں۔''

(تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج، جلد: ۱۰، صفحہ: ۲۳۵، مطبوعہ: دار الفکر، بیروت)

عقائد اہل سنت کی مشہور کتاب ''المعتقد المنتقد'' میں منقول ہے:

''قال صاحب الطريقة المحمدية: و البدعة فی الاعتقاد هی المتبادرة من اطلاق البدعة و المبتدع و الهوی و اهل الاهواء، فبعضها كفر و بعضها ليست بكفر و لكنها اكبر من كل كبيرة حتى القتل و الزنا و ليس فوقها الا الكفر و الخطأ فی الاجتهاد فيه ليس بعذر بخلاف الاعمال و ضد هذه البدعة اعتقاد أهل السنة و الجماعة۔ و فی شرح المقاصد: حكم المبتدع البغض و العداوة و الاعراض عنه و الاهانة و الطعن و اللعن و كراهة الصلاة خلفه۔''

ترجمہ: ''صاحبِ طریقۂ محمدیہ نے فرمایا: اور عقیدے میں بدعت (یعنی گمراہی) بدعت، مبتدع، ہویٰ اور اہل اہوا کہنے سے فوراً یہی سمجھ میں آتی ہے۔ تو بعض بدعت کفر ہے جبکہ بعض بدعت کفر نہیں مگر (جو گمراہی کفر نہیں) وہ ہر کبیرہ گناہ سے حتی کہ قتل اور زنا سے بڑی ہے۔ اور اس کے اوپر کفر کے سوا اور کوئی گناہ نہیں۔ اور اس میں اجتہاد کی خطا عذر نہیں برخلاف اعمال کے۔ اور اس بدعت کی ضد عقیدۂ اہل سنت و جماعت ہے۔ اور (علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۷۹۲ھ کی کتاب) شرحِ مقاصد میں ہے: گُمراہ کا حکم اُس سے بغض و عداوت رکھنا، اُس سے منہ پھیر لینا، اس کی توہین کرنا، اُس پر لعن طعن کرنا اور اُس کے پیچھے نماز کا مکروہ ہونا ہے۔''

(المعتقد المنتقد، صفحہ: ۲۶۳، مطبوعہ: المقطم للنشر والتوزیع، قاہرہ، مصر)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی'' میں ہے:

''المبتدع فاسق من حيث الاعتقاد و هو اشد من الفسق من حيث العمل لان الفاسق من حيث العمل يعترف انه فاسق و

يخاف و يستغفر بخلاف المبتد ع۔“

ترجمہ: ”مبتدع عقیدہ کے اعتبار سے فاسق ہوتا ہے اور وہ عمل کے اعتبار سے فسق سے زیادہ سخت ہے، اس لیے کہ عمل کے اعتبار سے فاسق اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ وہ فاسق ہے، ڈرتا اور استغفار کرتا ہے برخلاف گمراہ کے۔“

(غنية المستلى شرح منية المصلى، فصل فى الائمة)

بزرگوں کی ان عبارتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ گمراہ اور بدمذہب یعنی بدعقیدہ شخص فاسق سے بدتر ہے۔

گمراہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جس کی گمراہی کفر کی حد تک ہو۔ (۲) جس کی گمراہی حدِّ کفر تک نہ پہنچی ہو۔

پہلی قسم کا گمراہ مُرتد ہے اور اُس کے پیچھے نماز باطلِ محض ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”و لا تصح الصلاة خلف أحد من الكفار على اختلاف انواعهم و كذا المبتد ع الذى يكفر ببدعته“

ترجمہ: ”کفار کی مختلف قسموں کے باوجود اُن میں سے کسی کے پیچھے نماز صحیح نہیں اور اسی طرح اُس گمراہ کے پیچھے نماز صحیح نہیں جو اپنی گمراہی کے سبب کافر ہو۔“

(المجموع، جلد: ۴، صفحہ: ۲۵۱، مطبوعہ: دار الفکر، بیروت)

دوسری قسم کا گمراہ یعنی جس کی گمراہی کے سبب اُس کی تکفیر نہیں کی جاتی تو ایسے کے پیچھے اور فاسق کے پیچھے نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہے۔ حنفیوں کے نزدیک یہ کراہت تحریمی ہے یعنی ایسے گمراہ اور فاسق کے پیچھے فرض تو ادا ہو جائے گا مگر اُس کی اقتدا کرنا گناہ اور نماز لوٹانا واجب ہے۔ جبکہ شافعیوں کے نزدیک عوام کے لیے یہ کراہت تنزیہی ہے اور نماز واجب الاعادہ نہیں مگر اہلِ صلاح و خیر (یعنی دینداروں اور علما وغیرہ) پر فاسق اور گمراہ کی اقتدا حرام و گناہ ہے۔

مذہبِ شافعی:

امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا:

و نص الشافعى فى المختصر على كراهة الصلاة خلف الفاسق و المبتد ع

ترجمہ: امام شافعی نے مختصر (مُزنی) میں فاسق اور بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنے کے مکروہ ہونے کی صراحت فرمائی۔

(المجموع، جلد: ۲، صفحہ: ۲۵۳، مطبوعہ: دار الفکر، بیروت)

امام ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”و تكره خلفه (اى الفاسق) و هى خلف مبتد ع لم يكفر ببدعته اشد لان اعتقاده لا يفارقه (الى قوله) قال الماوردى: يحرم على الامام نصب الفاسق اماما للصلوات، لانه مامور بمراعاة المصالح و ليس منها ان يوقع الناس فى صلاة مكروهة۔اه۔۔۔ ويؤخذ منه حرمة نصب كل من كره الاقتداء به و ناظر المسجد و نائب الامام كهو فى تحريم ذلك كما هو ظاهر۔“

ترجمہ: ''اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اُس مبتدع کے پیچھے جو اپنی بدعت کے سبب کافر نہیں ہوا نماز پڑھنا زیادہ سخت مکروہ ہے اس لیے کہ اُس کا گمراہ کن عقیدہ اُس سے جدا نہیں ہوتا (برخلاف فاسق کے کہ کم ازکم دوران نماز وہ اپنے فسق سے باز رہتا ہے۔) امام ماوردی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: حاکم پر فاسق کو نمازوں کے لیے امام مقرر کرنا حرام ہے اس لیے کہ وہ (من جانب اللہ) مصالح کی رعایت کرنے پر مامور ہے اور لوگوں کو مکروہ نماز میں مبتلا کرانا رعایتِ مصالح میں سے نہیں۔ اھ...... اور امام ماوردی کے اس قول سے ہر اُس شخص کو امامت کے لیے مقرر کرنے کا حرام ہونا ماخوذ ہے جس کی اقتدا مکروہ ہے۔ اور اس حرمت میں مسجد کا متولی اور حاکم کا نائب، حاکم کے حکم میں ہے، جیسا کہ یہ ظاہر ہے۔''

(تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج، جلد: ۲، صفحہ: ۲۹۵۔ ۲۹۴، مطبوعہ: دار الفکر، بیروت)

اس کے حاشیہ میں علامہ عبد الحمید شروانی داغستانی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں:

''وفی البجیرمی عن البرماوی مانصہ: ویحرم علی اھل الصلاح والخیر الصلاۃ خلف الفاسق والمبتدع ونحوھما لانہ یحمل الناس علی تحسین الظن بھم۔ اھ۔''

ترجمہ: ''اور بجیرمی میں برماوی سے منقول ہے کہ فاسق اور بدمذہب اور ان جیسوں کے پیچھے نماز پڑھنا اہل صلاح وخیر پر حرام ہے اس لیے کہ اہل صلاح وخیر کا ان لوگوں کی اقتدا کرنا عوام کو ان لوگوں کے بارے میں اچھا خیال کرنے پر اُبھارے گا۔'' (ایضاً)

مذہبِ مالکی:

فقہ مالکی کی مشہور کتاب **النوادر والزیادات علی مافی المدونۃ من غیرھا من الامھات** میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول مروی ہے:

ولا احب الصلاۃ خلف الاباضیۃ والواصلیۃ ولا السکنی معھم فی بلد

ترجمہ: میں اباضیہ اور واصلیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کو اور اُن کے ساتھ ایک شہر میں رہنے کو پسند نہیں کرتا۔

(جلد: ۱، صفحہ: ۲۸۹، مطبوعہ: دار الغرب الاسلامی، بیروت)

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ابن قاسم کہتے ہیں:

سئلت مالکا عن الصلاۃ خلف القدری ومن جرامجراھم من اھل الھواء فقال ان استیقنت فلا تصل خلفھم، قلت ولا الجمعۃ؟ قال ولا الجمعۃ۔ وأری ان کنت تخافہ علی نفسک ان تصلی معھم وتعیدھا ظھرا۔

ترجمہ: میں نے امام مالک سے قدریہ اور جو ان کے حکم میں ہیں یعنی اہل اہوا کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اگر تجھے امام کی گمراہی کا یقین ہو تو اُن کے پیچھے نماز مت پڑھ۔ میں نے کہا اور نہ ہی جمعہ پڑھوں؟ فرمایا نہ ہی جمعہ پڑھ۔ اور اگر تجھے امام سے اپنی جان کا خوف ہو تو میری رائے یہ ہے کہ تو اُن کے ساتھ جمعہ پڑھ پھر ظہر دہرا۔

(التوسط بین مالک وابن قاسم، صفحہ: ۳۰، مطبوعہ: دار الضیاء، مصر)

مذہب حنبلی:

امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں:

وقد روی عن احمد انہ لا یصلی خلف مبتدع بحال قال فی روایۃ ابی الحارث: لا یصلی خلف مُرجئ و لا رافضی و لا فاسق الا ان یخافھم فیصلی ثم یعید۔

ترجمہ: اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ کسی حال میں کسی بدمذہب کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی، اور ابوالحارث کی روایت میں فرمایا کہ کسی مرجی، یا کسی رافضی اور کسی فاسق کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی مگر یہ کہ جب مصلّی اُن سے خوف کھائے تو پڑھ لے پھر اعادہ کر لے۔

(المغنی لابن قدامۃ، جلد: ۲، صفحہ: ۱۳۷، مطبوعہ: مکتبۃ القاہرہ)

مذہب حنفی:

مشہور محدث وفقیہ، شارح بخاری امام **بدرالدین عینی** رحمہ اللہ اپنی بخاری کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

”وقال أصحابنا تکرہ الصلاۃ خلف صاحب ھوی و بدعۃ و لا تجوز خلف الرافضی و الجھمی و القدری لأنھم یعتقدون أن اللہ لا یعلم الشیء قبل حدوثہ وھو کفر و المشبھۃ و من یقول بخلق القرآن و کان أبو حنیفۃ لا یری الصلاۃ خلف المبتدع و مثلہ عن أبی یوسف (الی ان قال) و فی المبسوط یکرہ الاقتداء بصاحب البدعۃ۔“

ترجمہ: اور ہمارے اصحابِ (حنفیہ) نے فرمایا کہ صاحب بدعت وہوا کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے (اور یہ کراہت تحریمی ہے جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا) اور رافضی، جہمی اور قدری کے پیچھے ناجائز ہے اس لیے کہ وہ لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی شیء کے وجود میں آنے سے پہلے اُسے نہیں جانتا اور یہ کفر ہے۔ اور مُشبّہہ اور جو قرآن کو مخلوق کہے۔ (اُن کے پیچھے بھی جائز نہیں۔) اور امام ابوحنیفہ بدمذہب کے پیچھے نماز کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اور اسی طرح امام ابو یوسف سے منقول ہے۔ اور (اور فقہ حنفی کی مشہور کتاب) مبسوط میں ہے: صاحب بدعت کی اقتدا کرنا مکروہ ہے۔“

(عمدۃ القاری، کتاب الاذان، باب امامۃ المفتون والمبتدع)

فتاوی رضویہ میں ہے:

”علامہ ابراہیم حلبی نے تصریح فرمائی کہ فاسق ومبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے مذہب اور امام احمد کی ایک روایت میں اُن کے پیچھے نماز اصلاً ہوتی ہی نہیں جیسے کسی کافر کے پیچھے۔ شرح صغیر منیہ میں فرمایا:

”یکرہ تقدیم الفاسق کراھۃ تحریم وعند مالک لا یجوز تقدیمہ وھو روایۃ عن احمد و کذا المبتدع۔“

ترجمہ: ”فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے نزدیک اس کی تقدیم (امامت) جائز نہیں اور امام احمد سے بھی

ایک روایت یہی ہے اور یہی حال بدعتی کا ہے۔''

(صغیری شرح منیۃ المصلی، مباحث الامامۃ، صفحہ: ۲۶۴، مطبوعہ: مطبع مجتبائی دہلی)

علامہ طحطاوی حاشیہ دُرمختار میں فاسق وبدمذہب کے پیچھے نماز کے باب میں فرماتے ہیں:

''الکراھۃ فیہ تحریمیۃ علی ما سبق''

ترجمہ: ''اس میں کراہتِ تحریمی ہے جیسا کہ پہلے گزر۔''

(حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، باب الامامۃ، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکانِ اربعہ میں دربارہ تفضیلیہ فرمایا:

"اما الشیعۃ الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون فیھما اصلا کالزیدیۃ فیجوز خلفھم الصلاۃ لکن تکرہ کراھۃ شدیدۃ۔"

ترجمہ: ایسے شیعہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہوں اور ان دونوں پر طعن بھی نہ کرتے ہوں مثلاً فرقہ زیدیہ، تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے لیکن شدید کراہت ہے۔

(رسائل الارکان، فصل فی الجماعۃ، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ)

جب تفضیلیہ کہ صرف جناب مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حضرات شیخین پر افضل کہنے سے مخالفِ اہلسنت ہوئے باقی اُن کی سرکار میں معاذ اللہ گستاخی نہیں کرتے اُن کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہوگی یہ (وہابیہ) تو اشد مبتدعین جن کی اہلسنت سے مخالفتیں غیر محصور اور محبوبانِ خدا پر طعن وتشنیع اُن کا دائمی دستور، ان کے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہئے، ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو شخصوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور اس کی وجہ یہی فرمائی کہ یہ بدعتی ہیں:

"فی شرح الفقہ الاکبر عن مفتاح السعادۃ عن تلخیص الزاھدی عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما انہ قال فی رجلین یتنازعان فی خلق القرأن لاتصلوا خلفھما، قال ابو یوسف فقلت اما الاول فنعم فانہ لایقول بقدم القرأن و اما الأخر فما بالہ لایصلی خلفہ فقال انھما ینازعان فی الدین و المنازعۃ فی الدین بدعۃ قال القاری و لعل وجہ ذم الاخر حیث اطلق، فانہ محدث انزالہ ۔ھ اقول لعل الامام اطلع منہ علی انہ یرید المراء لیخجل صاحبہ لا اظھار الحق و اللہ تعالٰی اعلم۔

ترجمہ: شرح فقہ اکبر میں مفتاح السعادۃ سے تلخیص زاہدی کے حوالے سے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دو اشخاص (جو خلق قرآن کے بارے میں تنازع کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا ان کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرو۔ ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ایک کے بارے میں تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ قرآن کو قدیم نہیں مانتا، لیکن دوسرے میں کیا وجہ ہے کہ اس کی اقتدا میں نماز نہ ہوگی تو امام صاحب نے فرمایا وہ دونوں دین میں تنازعہ کررہے ہیں حالانکہ دین میں تنازعہ بدعت ہے۔ علی قاری نے فرمایا

دوسرے کی مذمت میں شاید یہ حکمت ہو کہ اُس نے مطلقاً اسے قدیم کہا حالانکہ اس کا انزال حادث ہے اھ اقول (میں کہتا ہوں) شاید امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے ارادے سے آگاہ ہوں کہ اس کا مقصد اظہار نہیں بلکہ ریا کاری کے طور پر دوسرے ساتھی کو شرمندہ کرنا ہو واللہ تعالٰی اعلم۔

(شرح الفقہ الاکبر لملاّ علی قاری، صل علم التوحید علی سائر العلوم، مطبوعہ: مصطفی البابی مصر)

بلکہ محرر المذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی بحضرت امام اعظم و امام ابو یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ بد مذہب کے پیچھے نماز اصلاً جائز نہیں۔ محقق علامہ کمال الدین بن الہمام فتح میں فرماتے ہیں:

روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف ان الصلاۃ خلف اھل الاھواء لاتجوز۔

ترجمہ: امام محمد نے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف دونوں سے روایت کیا کہ بد مذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں۔"

(فتح القدیر، باب الامۃ، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

اسی میں روایت امام ابو یوسف لایجوز الاقتداء بالمتکلم و ان تکلم بحق۔ (کلامی کے پیچھے نماز جائز نہیں اگرچہ وُہ حق کے ساتھ متکلم ہو۔ت) کی شرح میں امام ابوجعفر ہندوانی سے نقل کیا: یجوز ان یکون مراد ابی یوسف رحمہ اللہ تعالٰی من یناظر فی دقائق علم الکلام انتھی۔ اس سے امام ابو یوسف کی مراد وہ شخص ہے جو علم کلام کے دقائق میں مناظرہ کرے انتہی۔

(فتح القدیر، باب الامامۃ، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

اقول: المناظرۃ فی دقائقہ لایزید علی بدعۃ او فسق و علی کل یفید عدم الجواز خلف المبتدع کما لیس بخاف۔ اقول (میں کہتا ہوں) علم کلام کے دقائق مناظرہ زیادہ سے زیادہ بدعت یا فسق کا سبب ہے اور ہر صورت میں یہ واضح کر رہا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں، جیسا کہ مخفی نہیں (ت)

غیاث المفتی پھر مفتاح السعادۃ پھر شرح فقہ اکبر میں امام ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہے: لاتجوز خلف المبتدع (بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ت)

(شرح الفقہ الاکبر لملاّ علی قاری، فصل علم التوحید علی سائر العلوم مطبوعہ مصطفی البابی مصر)

اقول: و باللہ التوفیق جواز کبھی بمعنی صحت مستعمل ہوتا ہے تقول البیع عند اذان الجمعۃ یجوز و یکرہ ای یصح و یمنع (جیسے تو کہے جمعہ کی اذان کے وقت خرید و فروخت جائز اور مکروہ ہے یعنی صحیح مگر منع ہے۔ت) اور گاہی بمعنی حلّت لاتجوز الصلاۃ فی الارض المغصوبۃ ای لاتحل و ان صحت (جیسے کہ ارض مغصوبہ میں نماز جائز نہیں یعنی حلال نہیں اگرچہ صحیح ہے۔ت) اگر یہاں معنی اخیر مراد لیں لاسیما جبکہ افعال میں اکثر وہی ہے کما ان الاکثر فی العقود الاول کما صرح بہ فی ردالمحتار وغیرہ (جیسا کہ عقود میں اول معنی اکثر ہے ردالمحتار وغیرہ میں اس پر تصریح ہے۔ت) تو یہ روایات بھی سابق کے منافی نہ ہوں گی کہ مکروہ تحریمی بھی بایں معنی ناجائز ہے. و معلوم ان ابداء الوفاق اولی من ابقاء الخلاف و لذا صرحوا بانہ یوفق بین الروایات مھما امکن کما فی الشامیۃ۔

و اللہ تعالٰی اعلم۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ اتفاق کا اظہار اختلاف کو باقی رکھنے سے اولی ہے اسی لئے علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو روایات کے درمیان موافقت پیدا کی جائے جیسا کہ فتاوٰی شامی میں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

دلیل دوم

غیر مقلد بد مذہبی کے علاوہ فاسق معلن بیباک مجاہر بھی ہیں اور فاسق متہتک کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، **کما اثبتناہ فی تحریر نا ذلک اقول و بہ یحصل التوفیق و اللہ تعالٰی و لی التوفیق** (جیسا کہ ہم نے اپنی تحریر میں اسے ثابت کیا ہے اقول (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی سے توفیق حاصل ہوجاتی ہے اور اللہ تعالٰی ہی توفیق کا مالک ہے۔ت) دلیل اول میں اس مسئلے پر بعض کلام اور صغیری وطحطاوی کا نص گزرا اور اس طرف امام علامہ زیلعی نے تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق اور علامہ حسن شرنبلالی نے شرح نور الایضاح اور علامہ سید احمد مصری نے حاشیہ مراقی الفلاح میں ارشاد فرمایا اور یہی فتاوٰی حجہ کا مفاد اور تعلیل مشائخ کرام سے مستفاد یہاں تک کہ علما نے تصریح فرمائی اگر غلام یا گنوار یا حرامی یا اندھا علم میں افضل ہوں تو انھیں کو امام کیا چاہئے مگر فاسق اگر چہ سب سے زیادہ علم والا ہو امام نہ کیا جائے کہ امامت میں اس کی عظمت اور وہ شرعاً مستحق اہانت، ملخص امداد الفتاح میں ہے:

کرہ امامۃ الفاسق العالم لعدم اہتمامہ بالدین فتجب اہانتہ شر عا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ و اذا تعذر منعہ ینتقل عنہ الی غیر مسجدہ للجمعۃ و غیر ھا۔

ترجمہ: فاسق عالم کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ دین کا احترام نہیں کرتا تو شرعاً اس کی اہانت لازم ہے لہذا امامت کا منصب دے کر اس کی تعظیم نہ کی جائے اور اگر اس کو روکنا دشوار ہو تو جمعہ اور دیگر نمازوں کے لئے کسی دوسری مسجد چلا جانا چاہئے.

(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی فصل فی بیان الاحق بالامامۃ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

سیدی احمد مصری اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

قولہ فتجب اہانتہ شر عا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ تبع فیہ الزیلعی و مفادہ کون الکراہۃ فی الفساق تحریمیۃ۔

ترجمہ: اس کا قول "پس اس کی اہانت واجب ہے تو امامت کا منصب دے کر اس کی تعظیم نہ کی جائے" زیلعی نے اسی کی اتباع کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے.

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح فصل فی بیان الاحق بالامامۃ، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

اور حاشیہ شرح علائی میں فرماتے ہیں:

اما الفاسق الا علم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ و قد وجب علیھم اہانتہ شر عا و مفاد ھذا کر اہۃ التحریم فی تقدیمہ اہ ابو السعود۔ انتھی

ترجمہ: فاسق بڑے عالم کو مقدم نہ کیا جائے کیونکہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً لوگوں پر اس کی اہانت لازم ہے اس کی

بنیادی وجہ یہی ہے کہ تعظیم فاسق مکروہ تحریمی ہے اھ ابوالسعود انتہی۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار   باب الامامۃ   مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

علامہ محقق حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں:

العالم اولٰی بالتقدیم اذ کان یجتنب الفواحش وان کان غیرہ اورع منہ ذکرہ فی المحیط ولو استویا فی العلم والصلاح واحدھما اقرأ فقدموا الآخر اساءوا ولایأثمون فلا ساءۃ لترک السنۃ وعدم الاثم لعدم ترک الواجب لانھم قدموا رجلا صالحا کذافی فتاوی الحجہ وفیہ اشارۃ الی انھم لوقدموا فاسقا یأثمون بناء علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم لعدم اعتنائہ بامور دینہ وتساھلہ فی الاتیان بلوازمہ فلایبعد منہ الاخلال ببعض شروط الصلاۃ وفعل ماینا فیھا بل ھو الغالب بالنظر الی فسقہ ولذا لم تجز الصلاۃ خلفہ اصلا عند مالک وروایۃ عن احمد۔ الخ

ترجمہ: عالم تقدیم (امامت) کے لئے بہتر اس وقت ہے جو وہ فاحش گناہوں سے بچنے والا ہو اگرچہ وہاں اس سے زیادہ کوئی صاحب تقوٰی موجود ہو، اس کا ذکر محیط میں ہے اور اگر دونوں علم وصلاح میں برابر ہوں مگر ایک اچھا قاری ہے اس صورت میں اگر لوگوں نے دوسرے کو مقدم کردیا تو برا کیا مگر گناہ گار نہ ہوں گے کہ اساءت ترک سنت کی وجہ سے اور عدم گناہ واجب کو ترک نہ کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ انھوں نے صالح شخص کو ہی امام بنایا ہے، فتاوی حجہ میں اسی طرح ہے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر انھوں نے کسی فاسق کو مقدم کردیا تو گنہگار ہوں گے اس بنا پر کہ اس کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وہ امور دینی کی پروانہیں کرتا اور لوازمات دین کو بجالانے میں کاہلی کرتا ہے لہٰذا یہ بھی بعید نہیں کہ وہ نماز کی کوئی شرط ہی چھوڑ دے یا ایسا فعل کرے جو نماز کے منافی ہو بلکہ اس کے فسق کے پیش نظر ایسا کرنا اغلب ہے اسی وجہ سے امام مالک کے نزدیک اس کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں، امام احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت یہی ہے۔

(غیۃ المستلی شرح منیۃ المصلی   فصل فی الامامۃ   مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

رہا یہ کہ غیر مقلد فساق مجاہر کیونکہ ہیں یہ خود واضح وبین کون نہیں جانتا کہ ان کے اصاغر عموماً دواماً ائمہ شریعت وعلمائے ملت واولیائے امت رحمہم اللہ تعالٰی کی طعن وتوہین میں گزارتے ہیں اور عام مسلمین کی سب وشتم تو ان کا وظیفہ ہر ساعت ہے جس نے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب ان کے رسائل دیکھے، باتیں سنے خصوصاً اس وقت کے لچھے خدانہ سنوائے۔ جب کہ باہم تنہا ہوتے ہیں اور اذاخلوا کا وقت پاکر آپس میں کھلتے ہیں یا بعض اہل حق نے جو اپنی تصانیف میں ان کے کلمات ان کی توالیف سے نقل کئے وہی دیکھے فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ ان ہفوات مغضوبہ کا زبان وقلم پر لانا پسند نہیں کرتا اور نہ نقل کرلاتا ہے تو ان میں فسق اول سب دشنام اہل اسلام ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیث مشہور میں فرماتے ہیں:

سباب المسلم فسوق۔ اخرجہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم عن ابن مسعود والطبرانی فی الکبیر عنہ وعن عبداللہ بن مغفل وعن عمرو بن النعمان بن مقرن وابن ماجۃ وعن ابی ہریرۃ وعن سعد بن

ابی وقاص والدارقطنی فی الافراد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ترجمہ: مسلمان کو سب وشتم کرنا فسق ہے۔ اسے امام احمد بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طبرانی نے کبیر میں ان سے اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت عمرو بن نعمان بن مقرن سے ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دارقطنی نے افراد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت کیا ہے۔" ((فتاوی رضویہ شریف کا اقتباس ختم ہوا))

(فتاوی رضویہ مترجم، جلد:۶،صفحہ:۶۷۷ تا ۶۸۳)

بعض شبہات کا اجمالی جواب

جن احادیث یا آثار میں یہ آیا کہ بعض صحابہ یا تابعین نے بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھی یا پڑھنے کی اجازت دی گئی اُن میں سے ہر حدیث اور ہر اثر کی ایک ایک کر کے تاویل کرنا تو تفصیل طلب کام ہے۔ مگر اُن کا یہاں اجمالی جواب پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) بخاری شریف میں ہے کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور (بدمذہب کے پیچھے) نماز پڑھ اور اُس کی بدعت کا وبال اس پر ہے۔

اس کی شرح میں شارح بخاری، نائبِ مفتی اعظم، مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ نزہۃ القاری میں فرماتے ہیں:

اس تعلیق کو سعید بن منصور نے یوں روایت کیا ہے کہ حضرت حسن بصری سے بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا نماز پڑھ لو اس کی بدعت اُس پر ہے۔ یہ اُس وقت ہے جبکہ اس کی بدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو۔ ورنہ ان کے پیچھے نماز قطعا نہ ہوگی۔ اس لیے کہ نماز کی صحت ایمان پر متفرع ہے۔ جب ایمان ہی نہیں تو نماز کیسی؟ اور جب امام کی نماز نہیں ہوئی تو مقتدیوں کی نماز کیسے ہوگی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت امام بصری کے عہد میں جو بدمذہب تھے ان کی بدمذہبی حد کفر تک نہیں پہنچی تھی۔ میرا ظن غالب یہ ہے کہ ان کا یہ ارشاد خوارج کے بارے میں ہے جن کا تسلط کچھ دنوں کے لیے بصری پر ہو گیا تھا۔ حالت امن و اختیار میں ایسے بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے مگر جب اُن کا تسلط ہو اور اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں عزت و آبرو، جان و مال کا خطرہ ہو تو کراہت نہیں، نیز یہ حکم اُس وقت ہے کہ حکام ہی امامت کرتے ہوں یا اپنے مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور کرتے ہوں۔ ورنہ حالت اختیار میں بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ اگرچہ اس کی بدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو جیسا کہ کتب فقہ میں مصرح ہے۔

(نزہۃ القاری، جلد:۳،صفحہ:۱۶۱۔۱۶۲)

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عثمان نے مدینے میں موجود بلوائیوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی جس وقت آپ اپنے گھر میں محصور تھے۔ اس کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، مگر یہ صرف حضرت عثمان کا ارشاد ہے عامہ صحابہ و تابعین مکروہ ہی جانتے تھے۔ **عمدۃ القاری** میں ہے کہ یوسف انصاری نے فرمایا کہ اور لوگ محاصرہ کرنے والوں کے پیچھے نماز کو مکروہ جانتے تھے سوائے حضرت عثمان کے۔

اقول: فاسق معلن کے پیچھے نماز حالت امن میں مکروہ ہے۔ فتنے اور شورش کے وقت اجازت ہے۔ اور یہی محمل ہے حدیث **صلوا خلف کل بر و فاجر** (ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اور اس معنی کی دوسری احادیث) کا۔

(نزہۃ القاری، جلد: ۳، صفحہ: ۱۶۷)

حضرات حسنین کریمین کا مروان کے پیچھے، حضرت ابن عمر وغیرہ کا حجاج بن یوسف کے پیچھے، اور اسی طرح بعض صحابہ و تابعین کا گمراہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے اور اجازت دینے کی یہی وجہ ہے۔ اسی طرح اگر کسی غیر فاسق سُنی امام کے پیچھے جماعت ملنا ممکن نہ ہو اور فاسق یا بدمذہب ہی کے پیچھے ممکن ہو تو ایسی صورت میں ترک جماعت سے اقتداے فاسق بہتر ہے، اس لیے کہ دو مصیبتوں یعنی ترکِ جماعت اور اقتداے فاسق یا بدمذہب میں سے ہلکی مصیبت کو اختیار کیا جائے گا، جیسا کی یہ قاعدہ فقہا کے درمیان مسلم ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہلکی مصیبت اقتداے فاسق و بدمذہب ہے۔ اس عذر کی وجہ سے بھی بعض صحابہ یا تابعین نے فاسق یا بدمذہب کی اقتدا کی ہے۔

اور بعض علما سے جو یہ منقول ہے کہ فاسق یا بدمذہب کے پیچھے نماز جائز ہے تو یہ حکم عام حالات میں نہیں بلکہ یہ جواز مخصوص صورتوں میں ہے جن کی ہم نے اوپر وضاحت کر دی، یا جائز ہونے سے اُن کی مُراد صحیح ہونا ہے جو اقتدا کے مکروہ یا گناہ ہونے کے خلاف نہیں، جس کے ہم بھی قائل ہیں۔ اس لیے کہ بعض فقہا کے نزدیک فاسق اور بدمذہب کے پیچھے نماز باطل ہے اگر چہ اُس کی گمراہی کفر تک نہ پہنچی ہو۔ چنانچہ فقہ شافعی کی مشہور کتاب فتح المعین میں ہے:

وکرہ بفاسق و مبتدع کرافضی و ان لم یوجد سواھما مالم یخش فتنۃ و قیل لایصح الاقتداء بھما۔

ترجمہ: اور فاسق و بدمذہب مثلا رافضی کی اقتدا مکروہ ہے اگر چہ اُن کے علاوہ امام نہ ملے جب تک کہ فتنہ کا خوف نہ ہو، اور کہا گیا ہے کہ فاسق و بدمذہب کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہوتی۔

(فتح المعین، صفحہ: ۱۹۲، مطبوعہ: دار ابن حزم)

یہاں رافضی سے مراد وہ رافضی ہے جس کی گمراہی حدّ کفر تک نہ پہنچی ہو۔ برخلاف ہند و پاک کے غالی شیعیوں کے، کہ ان کی گمراہی حدّ کفر تک پہنچی ہوئی ہے۔ بہت سارے ضرویاتِ دینیہ میں یہ ہمارے مخالف ہیں اور کسی ایک دینی ضروری عقیدے کا منکر بالاجماع قطعا یقینا کافر ہے۔ لہذا ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔

ایک وضاحت:

یہاں پر اس بات کی وضاحت مناسب ہے کہ بعض ائمہ نے مذکورہ صورت میں بھی (یعنی جب کہ غیر فاسق سنی امام کے پیچھے جماعت ملنا ممکن نہ ہو) فاسق یا بدمذہب کی اقتدا کو پسند نہیں کیا بلکہ ایسی صورت میں تنہا نماز پڑھنے کو ترجیح دی ہے، چنانچہ مذہب شافعی کے

خاتم المحققین شہاب الملۃ والدین امام احمد ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:

و لو تعذرت الا خلف من یکرہ الاقتداء بہ لم تنتف الکراھۃ کما شملہ کلامھم و لا نظر لادامۃ تعطلھا لسقوط فرضھا حینئذ۔

ترجمہ: اور اگر جماعت ممکن نہ ہو مگر ایسوں کے پیچھے جن کی اقتدا مکروہ ہے تب بھی کراہت ختم نہیں ہوگی جیسا کہ فقہا کا کلام اس مفہوم کو شامل ہے اور ایسی صورت میں جماعت کے فرض (کفایہ) کے سقوط کے سبب دائمی طور پر جماعت کے نہ ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(تحفۃ المحتاج، جلد: ۳، صفحہ: ۲۵۴، مطبوعہ: دار الفکر، بیروت)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ فاسق یا بدمذہب کی اقتدا مکروہ ہے اگرچہ سنی امام کے پیچھے دائمی طور پر نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے اور مسلسل جماعت ترک کرنی پڑے۔ اور چونکہ مذہب شافعی میں جماعت فرض کفایہ ہے جو بدمذہب امام کی اقتدا میں قائم کی جانے والی جماعت کی وجہ سے ادا ہو رہا ہے لہذا جماعت کے عدم قیام کا گناہ بھی نہیں ہوگا۔ اس کے حاشیے میں علامہ ابن قاسم عبادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بل الانفراد افضل، جزم بہ فی الروض و شرحہ۔

ترجمہ: بلکہ مذکورہ صورت میں تنہا نماز پڑھنا افضل ہے (امام ابو یحییٰ زکریا انصاری نے) روض اور اُس کی شرح میں اسی پر اعتماد فرمایا۔

(مرجع سابق)

اس کا حاصل یہ ہے کہ ترک جماعت کی رخصت کے اعذار میں سے ایک عذر امام کا فاسق یا مبتدع ہونا ہے چنانچہ المنہج القویم میں خود امام ابن حجر نے ترک جماعت کے اعذار میں فرمایا: **و من الاعذار او کون الامام ممن یکرہ الاقتداء بہ۔**

ترجمہ: اور اعذار میں سے امام کا اُن لوگوں میں سے ہونا ہے جن کی اقتدا مکروہ ہے۔ **ملخصا۔**

(المنہج القویم شرح المقدمۃ الحضرمیۃ، جلد: ۱، صفحہ: ۱۵۰، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مذہب شافعی کے اس مفتی بہ قول کے مطابق اگر جمعہ کی نماز فاسق یا بدمذہب ہی کے پیچھے ممکن ہو تو ایسی صورت میں جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ جو اعذار ترک جماعت کے ہیں وہ ترکِ جمعہ میں بھی معتبر ہیں۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

و لا جمعۃ علی معذور بمرخص فی ترک الجماعۃ۔

ترجمہ: ترک جماعت میں رخصت دینے والے عذر کے سبب معذور شخص پر جمعہ فرض نہیں۔

(منہاج الطالبین، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمعہ)

اب رہا یہ کہ بعض علما نے فاسق امام کے پیچھے جمعہ پڑھنے سے انکار کرنے کو بدعت کہا تو اس کی توجیہ یہ ہے کہ یہاں بدعت سے مراد گمراہی نہیں بلکہ یہ حکم اجتہادی ہے جس میں فقہا کا اختلاف ہوتا ہے جس کی متعدد مثالیں کتب فقہ میں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر گردن کا مسح کرنا مذہب حنفی میں باعث ثواب ہے جبکہ علمائے شافعیہ نے اسے بدعت لکھا ہے۔ اسی طرح نماز جمعہ فاسق یا بدعتی کے پیچھے نہ

پڑھنے کو بدعت کہنا ان علما کی ذاتی رائے ہے جس میں دیگر علمانے اُن سے اختلاف کیا ہے۔

اس کے برعکس:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدفیما بینکم وبین ربکم۔

ترجمہ: اگرتم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نمازوں کو قبول کیا جائے تو چاہئے کہ تمہارے بہترین لوگ تمہاری امامت کریں، اس لیے کہ یہ لوگ تمہارے اورتمہارے رب کے درمیان تمہارے نمائندہ ہیں۔

(المستدرک، ذکر مناقب مرثد بن ابی مرثد)

(۲) بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو مطلقا بلا کراہت جائز قرار دینے والوں سے میری گزارش ہے کہ اگر آپ واقعی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں تو حنفی مسلک کی پیروی کرنے کی بجائے براہ راست احادیث وآثار سے کیوں استدلال کررہے ہیں؟ کیا آپ کو حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نہیں معلوم جس میں آپ نے فرمایا: **الحدیث مضلۃ الا للفقھاء** یعنی حدیث گمراہی کا سبب ہے مگر مجتہدین کے لیے۔ (فتاوی حدیثیہ) یعنی ائمہ مجتہدین کی تقلید کے بغیر براہ راست احادیث سے استدلال کرنے والوں کی گمراہی کا قوی اندیشہ ہے۔ اسی لیے عامی پر تقلید واجب ہے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا:

''العامی یجب علیہ الاستفتاء واتباع العلماء۔ وقال قوم من القدریۃ: یلزمھم النظر فی الدلیل واتباع الامام المعصوم۔ وھذا باطل بمسلکین الخ۔''

ترجمہ:''عامی پر (امام مجتہد کا) اجتہاد معلوم کرنا اور علمائے (مجتہدین) کی اتباع کرنا واجب ہے۔ قدریہ میں سے ایک گروہ نے کہا کہ عوام پر دلیل میں غور وفکر کرنا (یعنی اجتہاد کرنا) اور امامِ معصوم (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اتباع کرنا واجب ہے۔ حالانکہ یہ قول باطل ہے دو دلیلوں سے۔ الخ۔''

(المستصفیٰ فی علم الاصول، جلد:۲، صفحہ:۴۶۶، مطبوعہ: موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

عام حالات میں ائمہ اربعہ کا فاسق یا بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنے کے شرعا مذموم ہونے پر اتفاق ہے۔ شوافع اسے عوام کے لیے مکروہ تنزیہی اور اہل صلاح وخیر کے حق میں حرام کہتے ہیں اور احناف اسے مطلقا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ کہتے ہیں جبکہ بعض دیگر علما نماز کے بطلان کے قائل ہیں۔ اور جیسا کہ امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ مذاہب اربعہ کی مخالفت اجماع کی مخالفت کے حکم میں ہے۔ ملاحظہ ہو: تحفۃ المحتاج، جلد:۱۰، صفحہ:۱۴۴، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

علامہ سید عبدالغنی نابلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں:

علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "الاشباہ والنظائر" میں فرمایا کہ امام ابن ہمام نے اپنی تحریر میں صراحت فرمائی کہ ایسے مذہب پر

عمل کے عدم جواز پر اجماع منعقد ہو چکا جو مذاہب اربعہ کے مخالف ہے۔ اسلئے کہ مذاہب اربعہ منضبط ومشتہر ہیں۔ اوران کے متبعین کثیر ہیں۔ **انتھیٰ**۔ جب آپ یہ جان گئے تو جان لیں کہ آج وہ مذاہب جن کی تقلید جائز ہے یہی چار ہیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی مذہب نہیں جس کی تقلید ہو۔ لہذا علی العموم شریعت محمدی صلی اللہ علی صاحبھا وسلم کا عمل مذاہب اربعہ ہی کی پیروی میں منحصر ہو چکا۔

(خلاصۃ التحقیق، ص ۴ مطبوعہ: مکتبۃ الحقیقۃ، استنبول۔)

لہذا اسلامتی اسی میں ہے کہ ہوائے نفس کی پیروی کرنے کی بجائے ائمۂ اربعہ میں سے کسی ایک کا دامن تھاما جائے کہ اس بات پر تو اتفاق ہے ہی کہ ان میں سے کسی ایک کی پیروی نجات کے لیے کافی ہے۔

وصلی اللہ تعالی وسلم وبارک علی حبیبہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین۔

فقط

احقر العباد، افقر الخلق الی الجواد،

محمد عاقب ابن لیاقت

اشعری شافعی قادری ثقافی

مدرسہ دارالمصطفی، کھوپولی، رائے گڑھ، مہاراشٹرا

شب تین بجے، بروز سنیچر، بتاریخ: ۲۸ ذوالقعدہ، ۱۴۳۴ ہجری